REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

یوم یکشنبہ روزنامہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل

ربوہ

۱۸ شوال ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ‖ ۲۵ امان ۱۳۴۱ ہش ‖ ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء ‖ نمبر ۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۴ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
آمین اللھم آمین

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ

جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں (۴۳) مجلس مشاورت شروع ہوگئی

حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے ادا فرمائے

ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر کیلئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ــــ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک ۴½ بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج ــــ کے ہال میں جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوگئی۔ افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ادا فرمائے۔ افتتاحی اجلاس میں مرکزی ادارہ جات کے نمائندوں اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سمیت مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۲۴۸ جماعتوں کے ۵۲۴ نمائندوں نے شرکت کی

ساڑھے چار بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے تشریف لانے پر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکرٹری مشاورت کی حیثیت سے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے کہا چونکہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز ہے اس لئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی مجلس مشاورت میں صدارت کے فرائض سرانجام دیں۔ لہٰذا میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ کرسی صدارت پر تشریف لا کر کارروائی کا آغاز فرمائیں۔

افتتاحی خطاب اور دعا

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ سب سے پہلے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے فیصلوں میں برکت ڈالے۔ ہمارے سب فیصلے ایسے ہوں جو اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اس کی مضبوطی کا باعث ہوں وہ ہمیں ایسی آراء پیش کرنے کی توفیق دے۔ جو حق و صداقت پر مبنی ہوتے ہوئے سلسلہ کے لئے بہر طور مفید ہوں اور دنیا میں اسلام اور احمدیت کی سربلندی کا موجب بنیں میری طبیعت ٹھیک نہیں اور میں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں یہاں آ گیا ہوں اسلئے ان مختصر الفاظ پر ہی اکتفا کرتا ہوں اب دوست ملکر دعا کرلیں دعا کرتے وقت ہمیں بعض دعاؤں کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیئے بہت ان میں سے ایک دعا تو وہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص موقعہ پر کی تھی حضرت حسان بن ثابتؓ کا جب ایک شخص سے مقابلہ ہوا اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں جواباً بعض اشعار پڑھے تو اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یہ دعا کی اللّٰھُمَّ ایّدہ بروح القدس یعنی اے خدا تو اس کی روح القدس سے مدد فرما۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس موقعہ پر یہ دعا مانگیں کہ اللّٰھم ایّدنا بروح القدس کہ اے خدا تو ہماری روح القدس سے مدد فرما۔ تاکہ جب ہم مشورہ دیں تو ہماری زبانوں پر اور ہمارے دلوں پر روح القدس کا تصرف ہو اور ہم وہی بات کہیں جو فی الواقعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اس کی مضبوطی کے لئے ضروری ہو۔ دوسری دعا جو اس موقعہ پر ہمیں کرنی چاہیئے اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسم اعظم قرار دیا ہے یہ ہے کہ ربّ کل شیء خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی اسے جمع کی صورت میں بدلا جاسکتا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ربّ کل شیء خادمک ربّ فاحفظنا وانصرنا وارحمنا ہمیں چاہیئے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

جلسہ یوم مسیح موعودؑ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام اہل ربوہ وقت مقررہ پر جلسہ میں شریک ہوں۔
مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

ہاکی والی بال اور کبڈی کے نمائشی میچ اہم عمارتوں پر اور بازار میں چراغاں

ربوہ ۲۴ مارچ ــــ کل یہاں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ جملہ اداروں میں تعطیل رہی۔ صبح پاکستان کی ترقی و استحکام کے لئے دعاؤں کے علاوہ ٹاؤن کمیٹی تعلیم الاسلام کالج اور دیگر عمارتوں پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ صبح آٹھ بجے کے بعد گول بازار کے میدان میں ربوہ کی مقامی ٹیموں کے درمیان کبڈی کا نمائشی میچ ہوا۔ شام کو والی بال اور ہاکی کے میچ بھی کھیلے گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر یہ میچ دیکھے۔

شام کو چھ بجے باقاعدہ ایک تقریب میں مکرم بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے مغرب کے بعد مسجد مبارک۔ ٹاؤن کمیٹی اور گول بازار میں بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے بہترین دوکان سجانے اور روشنی کا انتظام کرنے والے دوکاندار کے لئے انعام کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔ ہرچند کہ شام کو گول بازار میں خاصی رونق تھی لیکن یکدم بارش شروع ہوجانے کے باعث لوگ چراغاں کا پورے طور پر لطف نہیں اٹھا سکے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ مارچ ۶۲ء

صداقتِ عقائد کو پرکھنے کی کسوٹی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی شاہکار تقریر میں جو آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء کو جلسہ سالانہ میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر فرمائی اور جو الفضل مسیح موعود نمبر ۲۱ مارچ ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی ہے ایک ایسی تقریر ہے جس میں آپ نے احمدیہ تحریک کا گویا منشور (مینی فسٹو) مختصراً پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس عظیم الشان تقریر میں آپ فرماتے ہیں کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیت کے جو اصول دنیا کے سامنے پیش فرمائے ہیں وہ اگرچہ بہت سے ہیں مگر میں اس وقت صرف دس موٹے موٹے اصول پیش کرتا ہوں جن سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اس وقت حقیقی ایمان ہمارے پاس ہے یا ہمارے غیر کے پاس۔ آپ نے بتایا کہ

(۱) تمام انسان جو اب تک پیدا ہوئے اپنا کام ختم کر کے فوت ہو چکے ہیں خواہ بڑے ہوں خواہ چھوٹے۔ خواہ روحانی بزرگ ہوں یا مادی۔

(۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین تھے کہ تمام سابقہ نبیوں کی نبوت آپ کی تصدیق کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتی اور آئندہ آنے والے مامورین بھی آپ کی مہر سے ہی کسی درجہ کو پہنچ سکتے ہیں محض آخری ہونا کوئی فخر کی بات نہیں۔

(۳) اسلام کا روحانی غلبہ تمام دنیا پر ہو گا۔

(۴) الہام الٰہی کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔

(۵) قرآن کریم ایک زندہ۔ ناقابلِ منسوخ اور ایک غیر محدود مطالب والی کتاب ہے۔

(۶) خدا تعالےٰ ہمیشہ اپنی قدرتوں کے ذریعہ سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا رہتا ہے۔

(۷) مذہب کی بنیاد اخلاق پر ہے۔

(۸) قانونِ شریعت اور قانونِ قدرت کا متشارک اور متشابہ ہونا ضروری ہے۔

(۹) اسلام کے تمام احکام حکمت پر مبنی ہیں اور اسی وجہ سے قرآن کریم کے مطالب میں ترتیب پائی جاتی ہے۔

(۱۰) خدا تعالےٰ ہمیشہ ایسے آدمی پیدا کرتا رہتا ہے جو تزکیہ نفس کریں۔"

اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک ایک اصول کو لیکر اسکی مختصراً وضاحت فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ احمدیت کے اصول کس طرح سچے اور کامیاب ہونے والے ہیں اس سے پہلے آپ نے ایک جنرل اصول پیش کیا ہے جو سچے اصولوں کو پرکھنے کے لئے گویا کسوٹی ہے ہم یہاں وہ حصہ بھی یاددہانی کے لئے نقل کر دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"آخر کوئی بتائے کہ عقلِ صحیح اور نقلِ صحیح اور جذباتِ صحیح کے سوا اور کونسی چیز ہے جو انسان کو متزلزل کرنے والی ہے اور یہ چیزیں جس کی تائید میں ہوں کیا اس کو کوئی متزلزل کر سکتا ہے؟۔۔۔۔ ۔۔۔ غرض میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے لئے حصول ایمان کے مواقع موجود ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ تم میں سے ہر شخص کے اندر ایمان موجود ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ تم میں سے ہر شخص کے اندر ایمان موجود ہونا ضروری ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تمہارے لئے ایسے مواقع ضرور موجود ہیں کہ بغیر اس کے کہ تم کو تلوار سے کاٹا جائے بغیر اسکے کہ تم کو آگ میں ڈالا جائے۔ بغیر اسکے کہ تم کو پہاڑ سے گرایا جائے تم کہہ سکتے ہو کہ ہم میں ایمان موجود ہے۔ تم اپنے عقیدوں کو نمبروار لکھ لو۔ اور پھر دیکھو کہ عقل ان کی تائید کرتی ہے یا نہیں نقل ان کی تائید کرتی ہے یا نہیں جذبات صحیحہ ان کی تائید کرتے ہیں یا نہیں۔ تم زبان پر میٹھا رکھو تو تمہاری زبان چاہے دس کروڑ بادشاہ تم کو کہے کہ کہو یہ چیز کڑوی ہے وہ کبھی اُسے کڑوا نہیں کہے گی لیکن لالچ میں آجاؤ تو پانچ روپے لے کر کونین کے متعلق بھی تم کہہ سکتے ہو کہ وہ کڑوی نہیں پس لالچ اور چیز ہے ورنہ جس شخص کے ساتھ یہ تینوں باتیں مل جائیں گی وہ یقین اور وثوق کے ساتھ آپ ہی آپ فیصلہ کر سکتا ہے جوانی میں فیصلہ کر سکتا ہے۔ بچپن میں فیصلہ کر سکتا ہے کہ میں اس مقام پر اب کھڑا ہو گیا ہوں کہ اب میرے لئے ایسے مواقع موجود ہیں کہ میرے ایمان کو کوئی ورغلا نہیں سکتا۔ نہ بادشاہتیں مجھے ہلا سکتی ہیں۔ نہ حکومتیں مجھے ہلا سکتی ہیں نہ کوئی اور طاقت ہلا سکتی ہے"!

اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ اصول بتایا ہے کہ کسی عقیدہ کو پرکھنے کے لئے جو چیز معیار یا کسوٹی کا کام دیتی ہے وہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ کیا عقل۔ نقل اور جذباتِ صحیحہ اس کی تائید کرتے ہیں یا تردید۔ اگر تو یہ تینوں باتیں اسکی تائید کرتی ہوں تو یقیناً وہ عقیدہ صحیح ہے اور اگر یہ تینوں تردید کرتی ہوں تو غلط ہو گا۔ ایک عقیدہ کو جانچنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسا معیار ہو سکتا ہے؟ آپ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ یہ معیار کیوں درست ہے اور اس کی درستی اور صحت کی کیا دلیل ہے چنانچہ اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھو کہ کوئی شخص احمدیت سے اس کے عقیدہ کی وجہ سے مرتد نہیں ہوتا۔ کوئی شخص تم نے نہیں دیکھا ہو گا جو یہ کہے کہ میری سمجھ میں آگیا کہ انسان مرا نہیں کرتے لیکن تم سارے کے سارے اس لئے احمدی ہو کہ تم کہتے ہو سب لوگ مرا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں کوئی شخص ایسا نظر نہیں آتا جو احمدیت سے مرتد ہوا ہو اور اس نے یہ کہنا شروع کر دیا ہو کہ حضرت صاحب نے کہہ دیا تھا کہ قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں۔ یہ کتنا ظلم تھا میں تو قرآن میں بیسیوں آیتیں منسوخ دکھا سکتا ہوں۔ یوں بیسیوں احمدی ایسے نکل آئیں گے جو کہیں گے کہ میرا مقدمہ تھا۔ خلیفہ صاحب نے غلط فیصلہ کر دیا میری جائیداد لوٹ لی۔ میری فلاں رقم کھا لی یا میری بیوی کو خلع دلا دیا اور پھر وہ چلا جاتا ہے۔ سو دفعہ چلا جائے مگر وہ اس لئے نہیں جائے گا کہ اب مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ قرآن میں کچھ آیتیں منسوخ بھی ہیں یا ہم کہتے ہیں قرآن میں ترتیب ہے اور وہ کہنا شروع کر دے کہ قرآن بے ترتیب ہے تو سخطۃً لدینہٖ کوئی شخص احمدیت سے مرتد نہیں ہوتا لیکن سخطۃً لدینہٖ تم سارے کے سارے غیر احمدیت سے آئے ہو تم سارے غیر احمدیت سے اس لئے آئے ہو کہ تمہیں وہ عقاید عقل کے خلاف نظر آئے۔ نقل کے خلاف نظر آئے جذباتِ صحیحہ کے خلاف نظر آئے۔ بہت کم تعداد میں ہمارے ہاں مرتد ہوئے ہیں لیکن ان سب مرتدوں میں سے ہم نے کسی کو بھی نہیں دیکھا جس نے احمدیت کے عقائد کو ترک کر دیا ہو ہم نے دیکھا ہے بیسیوں سال کے مرتد بھی ملیں اور ان سے پوچھا جائے کہ وفات مسیحؑ کے متعلق کیا خیال ہے تو وہ کہتے ہیں وہ تو مرزا صاحب نے سچ ہی کہا ہے۔ عیسیٰؑ تو مرا ہی ہوا ہے"۔

آپ نے اس اصول کی وضاحت کیلئے ابوسفیانؓ اور ہرقل والی روایت پیش فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک ایسا مسئلہ تھا کہ اس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غیر لوگ بھی سمجھ گئے تھے وہ ایمان نہیں لائے تھے مگر سمجھ گئے تھے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو جو تبلیغی خط لکھے تو ایک خط ہرقل کے نام بھی تھا جب اس کے پاس خط پہنچا تو اس نے کہا کہ عرب کا کوئی آدمی لاؤ جس سے میں پوچھوں کہ حقیقت کیا ہے اتفاق کی بات ہے کہ ابوسفیان جو اس وقت مکہ کے سردار تھے اور اس طرح مکہ کے چند اور آدمی تجارت کے لئے وہاں گئے ہوئے تھے سپاہی انہیں پکڑ کر لے آئے اس نے ابوسفیان کے پیچھے اسکے ساتھیوں کو کھڑا کر دیا اور کہا کہ میں اس سے چند سوال کروں گا۔ اگر یہ سچ بولے تو چپ رہنا اور اگر کسی بات میں اس نے جھوٹ بولا تو تم پکڑ لینا چنانچہ ابوسفیان کھڑے ہو گئے بعد میں جب وہ اسلام لائے تو انہوں نے بتایا کہ کئی جگہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں جھوٹ بولوں لیکن پھر میں رک جاتا تھا اس خیال سے کہ میرے ساتھی ہی مجھے جھٹلا دیں گے اس نے جو سوال کئے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ھل یرتد احد منھم سخطۃً لدینہٖ کہ کیا کوئی اس کے دین سے اس طرح بھی مرتد ہوتا ہے کہ خود اس کے دین سے اس کو نفرت ہو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسے نفرت ہو جائے۔ صحابیوں سے نفرت ہو جائے۔ روپیہ پر جھگڑا ہو جائے زمین پر جھگڑا ہو جائے اور وہ مرتد ہو جائے تو یہ اور بات ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جو عقیدہ یہ شخص پیش کرتا ہے مثلاً کہتا ہے خدا ایک ہے تو کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو مرتد ہونے کے بعد یہ کہنا شروع کر دے کہ مجھ پر اب ثابت ہو گیا ہے کہ خدا ایک نہیں دو ہیں۔ کیا ایسا بھی کبھی ہوتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرتد تو ہوئے ہیں کئی مرتدین کا تاریخ میں ذکر آتا ہے لیکن دیکھو اس نے یہ نہیں پوچھا کہ مرتد ہوتے ہیں یا نہیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مرتد تو لوگ ہوتے ہی ہیں شیطان خدا سے مرتد ہوا پس مرتد ہونا کوئی بات نہیں سخطۃً لدینہٖ اس کے عقیدہ کو غلط سمجھ کر الگ ہونا اصل چیز ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال فضائل و محامد

خواتین کے جلسہ سیرۃ النبیؐ میں حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی جامع اور مبسوط تقریر

مورخہ ۱۸ مارچ کو لاہور میں خواتین کے جلسہ سیرت النبیؐ میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم - اے حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو جامع اور مبسوط تقریر فرمائی وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس تقریر سے قبل محترمہ صالحہ درد صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی مشہور نظم سے "رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک نمایاں فضیلت

ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود تمام بنی نوع انسان کے لئے باعث رحمت اور آپؐ کی بعثت تمام دنیا کی قوموں کے لئے نجات کا باعث تھی۔ آپ کی تمام انبیاء پر ایک فضیلت اور ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی۔ کہ آپ سے پہلے جتنے نبی آئے وہ صرف اپنی اپنی قوموں کی راہ نمائی کے لئے آئے لیکن ہمارے آقا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام اقوام عالم کو ایک مرکز پر جمع کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپؐ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کو ایک مکمل شریعت عطا فرمائی جو قیامت تک تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے کافی ہے چونکہ آپ ایک مکمل ترین شریعت کے حامل تھے۔ اور آپ کا دامن فیض قیامت تک ممتد رہنا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام خاتم النبیین رکھا۔ جو آپ کی اعلیٰ شان اور آپؐ کے بلند روحانی مقام کا مظہر ہے۔

سیرت نبویؐ کا مکمل نقشہ

آپ ہر صفت میں یکتا تھے کوئی زبان آپ کے اوصاف پوری طرح بیان نہیں کر سکتی۔ خدائے دوجہاں اور واقف اسرار کون ومکان نے جامع طور پر صرف ایک فقرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کردار بلکہ تمام زندگی کی تفصیل قرآن مجید میں یوں بیان فرما دی ہے کہ

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

کہ اے محمد رسول اللہ تو کہہ دے کہ میری عبادت اور تمام قربانیاں میرا مرنا اور میرا جینا اس تمام خوبیوں والے خدا کے لئے ہے جو تمام مخلوقات کا پرورش کرنے والا ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمام فرمانبرداروں میں اول درجہ کا بنوں۔ آپ کے واقعات زندگی بتلاتے ہیں کہ آپؐ نے خدا تعالےٰ کی محبت اور انسان کی ہمدردی میں اپنی جان اور آرام و آسائش کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید قائم کرنے میں اور لوگوں کو دعوت الی الحق دینے میں آپ نے صبر و استقامت اور قربانی اور ایثار کا جو نمونہ پیش کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنے عہد یعنی ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کو واقعی پورا کر دکھایا۔ جس طرح اللہ تعالےٰ اپنی ذات اور اپنی صفات میں بے مثل ہے اسی طرح آپ اپنے عہد کو پورا کرنے اور محبوب حقیقی سے عشق اور محبت رکھنے میں بے مثل تھے۔ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا ایک مکمل نقشہ ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ انسانی کمال کا یہ ضابطۂ عمل اور انسانی زندگی کا یہ نصب العین خود انسان کا بنایا ہوا نہیں۔ بلکہ خود رب العالمین کا تجویز فرمودہ ہے۔ جیسا کہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن یرجو اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیراً

یعنی اے لوگو! یہ رسول پیروی کرنے کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ اس شخص کے لئے جو خدا تعالےٰ کی رحمت اور آخرت میں کامیابی چاہتا ہو۔ اور اللہ کو بہت یاد رکھتا ہو۔ دوسری طرف ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین میں آپ کی زندگی کا دستور العمل اور مرکزی نقطہ بیان فرماتا ہے۔

انسانی زندگی کا مقصد

دونوں آیات پر یکجائی طور پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد مقام محمدیت کی پیروی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور کامل اتباع کے ساتھ اور آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اسی طرح اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اللہ تعالےٰ کی محبت اور پیار کسی انسان کو اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسا سرشار نہ ہو جائے کہ ہر قول اور فعل میں آپ کا کامل فرمانبردار ہو۔ اور یہ دولت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کی زندگی میں یہ حالت پیدا نہ ہو جائے کہ وہ اپنی تمام خواہشوں اور جذبات پر اپنے ہاتھ سے ایک موت وارد کرے۔ اور اس کے دائرہ عمل کا مرکز محض اللہ تعالےٰ کی رضا ہو۔ جب انسان اس عظیم الشان قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تب اس میں اسلام کی حقیقی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسی کیفیت کو قرآن مجید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے انا اول المسلمین کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارشاد فرمودہ تفسیر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تفسیر میں اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں فرماتے ہیں۔

"وہ مصیبتوں کا زمانہ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں شامل حال رہا۔ اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھلانے چاہئیں یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنا اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا۔ ایسے طور پر دکھلا دیئے۔ جو کفار ایسی استقامت کو دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا۔ یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہیں اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دکھ دینے والوں کو بخشا۔ اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپ کے اخلاق کو دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک کوئی خدا کی طرف سے اور حقیقتاً راستباز نہ ہو۔ یہ اخلاق ہرگز نہیں دکھا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دشمنوں کے پرانے کینے یک لخت دور ہو گئے۔ آپ کا بڑا بھاری خلق جس کو آپ نے ثابت کر کے دکھلا دیا وہ خلق تھا جو قرآن مجید میں ذکر فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

یعنی ان کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور نیز اس کے بندوں کے آرام دینے کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا اور دعا کے ساتھ اور تبلیغ کے ساتھ اور ان کے جور و جفا اٹھانے کے ساتھ اور ہر ایک مناسب اور حکیمانہ طریق کے ساتھ اپنی جان اور اپنے آرام کو اس راہ میں فدا کر دیا تھا جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ کیا تو اس غم اور سخت محنت میں جو لوگوں کے لئے اٹھا رہا ہے۔ اپنے تئیں ہلاک کر دیگا اور کیا ان لوگوں کے لئے جو حق کو قبول نہیں کرتے تو حسرتیں کھا کھا کر اپنی جان دیگا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صـ۸۴)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”کامل انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون ہوگا۔ دیکھو جب انہوں نے اپنی جان اپنا مال۔ اپنی حیات اپنی ممات رب العالمین پر قربان کر دیئے یعنی سارے کے سارے خدا کے ہو گئے تو کیا خدا ان کا ہوا اور کیسے فرشتوں نے ان کی مدد کی۔ اگر وہ فرشتوں سے مدد نہ کرتا تو ممکن نہ تھا کہ ایک یتیم بچہ دنیا کو مغلوب کر لیتا۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا کا وہی عامل گذرا ہے یعنی لڑائی کے وقت جب جھاگ منہ سے جاری ہے اور مارے غصہ کے آدمی جل رہا ہے۔ اس وقت بھی یہ حکم ہوتا ہے کہ خدا کو یاد کرے کسی پر وار چلانا۔ ان دشمنان دین کے مقابلہ پر جنہوں نے سینکڑوں صحابہ کو ذبح کر دیا تھا۔ فتح مکہ پر کیا خدا کو یاد کیا اور کیسا ترحم دکھایا۔“

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء)

اب میں اس آیت کی تشریح کسی قدر تفصیل سے کروں گا تا کہ آپ کو بتاؤں کہ ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ساری زندگی کس طرح صرف اور صرف رب العالمین کی خاطر گذری۔

خدا تعالےٰ کا یہ ایک نہایت عظیم الشان نشان اور اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات استے محفوظ ہیں۔ اس لئے جس خلوص سے انسان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے محبت کر سکتا ہے اور کسی ذات سے نہیں کر سکتا۔ آپ کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے جس کو پڑھنے کے بعد آپ کی سیرۃ طیبہ کا ایک ایک پہلو رخ روشن کی طرح ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ اور روح خدا تعالےٰ کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آستانہ الٰہی پر جھک جاتی ہے۔ اور منہ سے بے اختیار نکل جاتا ہے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

آیت صلوٰتی ونسکی کی مزید تشریح

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر جب تیس سال سے زیادہ ہوئی۔ تو آپ کے دل میں خدا تعالےٰ کی عبادت کی رغبت اور اللہ تعالےٰ سے کمال محبت جوش مارنے لگی اور آپ مکہ کے لوگوں کی شرارتوں اور خرابیوں سے متنفر ہو کر مکہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کی ایک غار میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے لگ گئے۔ حضرت خدیجہؓ چند دن کی غذا آپؐ کے لئے تیار کر دیتیں اور آپ وہ لے کر غار حرا میں چلے جاتے اور بیٹھ کر خدا تعالےٰ کی عبادت میں رات دن مشغول رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”برکات الدعا“ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”وہ جو عرب کے بیابان ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہو گئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ وَآلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَیْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ۔“

(برکات الدعا صفحہ ۱۰)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

”ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالےٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا۔ وہ سب آنحضرت کی دعاؤں کا اثر تھا۔“

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

”یہ تو یہ ہدایت جو خارق عادت طور پر عرب کے جزیرہ میں ظہور میں آیا اور پھر دنیا میں پھیل گیا یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دلی سوزش کی تاثیر تھی۔ ہر ایک قوم توحید سے دور اور مہجور ہو گئی۔ مگر اسلام میں چشمہ توحید جاری رہا۔ یہ تمام برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔“

(حقیقۃ الوحی صـ۱۱ حاشیہ)

(باقی)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب بعارضہ فالج کئی سال سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں نیز مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب جٹ سابق ضلع لدھیانہ حال چک نمبر ۲۷۵ ضلع لائلپور کا گلا بند ہو گیا ہے کلام نہیں کر سکتے۔ احباب ہر دو مخلصین کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (فضل دین لدھیانوی)

... ضلع سیالکوٹ

نقد و نظر

”دی پرائمر آف اسلام“ (کتاب نمبر ۲)

(اسلام کی دوسری کتاب کا انگریزی ترجمہ)

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے اردو میں دینیات کے تدریجی کورس کا ایک بہت مفید سلسلہ تصنیف فرمایا تھا جو پانچ علیحدہ علیحدہ کتابوں پر مشتمل تھا۔ یہ سلسلہ بہت مقبول ہوا اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی دوسری کتاب کا انگریزی ترجمہ ہے جسے احمدیہ بکڈپو ربوہ نے بہت اہتمام سے شائع کیا ہے اور جس کا پیش لفظ محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور نے رقم فرمایا ہے۔

اس کتاب میں نماز پڑھنے کے طریق اور اس کے مسائل کو نہایت عام فہم انداز میں بہت عمدگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ نماز کے متعلق کوئی ضروری تفصیل ایسی نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز جمعہ، نماز عید، نماز تہجد، نماز اشراق، نماز کسوف و خسوف، نماز استسقاء، نماز استخارہ اور نماز جنازہ وغیرہ سے متعلق مسائل سب اس میں آگئے ہیں۔ نماز کے الفاظ تمام ضروری دعاؤں اور قرآن مجید کی متعلقہ سورتوں کا عربی متن مع اعراب خوبصورت بلاکس کے ذریعہ طبع کیا گیا ہے۔ مزید برآں کتاب سولہ تصاویر سے مزین ہے۔ ان میں سے نو تصاویر کے ذریعہ نماز پڑھنے کے طریق کی وضاحت کی گئی ہے۔ نیز خانہ کعبہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے فوٹو بھی شامل ہیں۔ کتاب انگریزی دان بچوں اور بیرونی ممالک کے نومسلموں کے لئے بے حد مفید اور ضروری ہے۔

حجم اسی صفحات ہے۔ کاغذ سفید اور قیمتی اور طباعت بہت دیدہ زیب ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت ڈیڑھ روپیہ فی نسخہ ہے۔ اور احمدیہ بکڈپو ربوہ سے مل سکتی ہے۔

والدہ صاحبہ ڈاکٹر میجر سراج الحق خانصاحب کی وفات

ڈاکٹر میجر سراج الحق خانصاحب کوئٹہ کی والدہ ماجدہ ملک بی بی صاحبہ کا مؤرخہ ۱۲/۳/۶۲ بوقت سوا سات بجے شام کراچی میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ۱/۳ حصہ جائداد کی موصیہ تھیں۔ ان کی نعش ربوہ لا کر مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں مؤرخہ ۱۴/۳/۶۲ کو بعد نماز عصر سپرد خاک کی گئی۔

مرحومہ نے بڑھاپے میں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھا۔ نہایت نیک صالح پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار تھیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ نماز جنازہ غائب پڑھ کر دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ جنت الفردوس میں مقام عطا کرے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار ضیاء الحق خانصاحب عفی عنہ، آف فیض اللہ چک نمبر کوئٹہ)

محترم مرزا مہتاب بیگ صاحبؓ کی مفارقت

(از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ)

ہمارے بھائی اور دیرینہ شفیق دوست آج ۲۷/۲/۶۲ ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ جدائی اگرچہ ہمارے خالق و مالک کی مشیت کے ماتحت وقوع میں آئی ہے (خلق الموت والحیات) لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ چند ماہ سے مرحوم بڑے ذوق و شوق سے اس سفر آخرت کے لئے تیاری کرتے نظر آتے تھے۔ بڑی جدوجہد سے قادیان کے لئے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کیا اور سرعت کے ساتھ اپنے مال و اسباب کو اس طرح دھو کر کے جس طرح ایک دھوبی کپڑا لے سے میل کو دھو دیتا ہے قادیان کی راہ لی حتیٰ کہ اپنی بیوی کا بھی جو کراچی سے ربوہ پہنچنے والی تھیں۔ انتظار نہ کیا۔ میری آنکھوں کے سامنے ابھی تک وہ نظارہ موجود ہے جبکہ آں محترم قادیان روانہ ہونے سے ایک دن پہلے پُر شوق انداز سے مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے تھے اور محبت بھرا معانقہ کیا۔ میرے دل نے اس وقت یہی محسوس کیا تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔

قادیان گئے اس مخفی خواہش نے کہ قادیان میں ہی وفات ہو۔ ایسی مرض میں مبتلا کر دیا کہ جس کی وجہ سے سخت تکلیف اٹھانا پڑی مگر موت واقع نہ ہوئی دو بار مثانہ کا اپریشن ہوا پیشاب کی رکاوٹ کی پیش آمدہ تکلیف تو دور ہو گئی لیکن تخم فساد دل میں لگ گیا۔ کمزوری لاحق ہو گئی ناچار ربوہ واپس آ گئے۔ لیکن یہ واپسی عارضی ثابت ہوئی کہ صرف دو ہفتے ہی جئے مرض گردہ اور دل میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جلد دنیائے فانی سے سدھار کر رفیق اعلیٰ کی طرف پرواز کر گئے۔

آنمحترم اخلاص سلسلہ اور اخوت افراد سلسلہ سے بھرپور تھے۔ خوش خلقی اور محبت کا دسترخوان اپنی دکان پر ہمیشہ بچھائے رہتے تھے۔ مجھے آں محترم سے خادمانہ تعلق ۱۹۲۰ء سے چلا آرہا تھا۔ وہ مجھ سے بہت محبت رکھتے تھے شاید اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ قریباً تیس پینتیس سال ہوئے آپ کا نکاح ثانی ہمارے وطن کی خاتون عزیزہ امۃ القدیر رفدیا صاحبہ سے ہو گیا۔ یہ عزیزہ ایک طرف سے تو نہایت پرانے اور نہایت مخلص صحابی حضرت میاں عبد اللہ صاحب سنوری کی پوتی ہیں۔ دوسری طرف صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح کی رضاعی والدہ ہیں اس جوڑے نے بہت ہی خوش و خرم وقت گذارا چھ بچے پیدا ہوئے جو زندہ سلامت ہیں۔ الغرض محترم مرزا صاحب ایک طرف تو نہایت مخلص خاندان کے داماد بن گئے دوسری طرف رضاعت کے ذریعہ آپ کے خاندان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی تعلق ہو گیا۔

اسی سال سے زیادہ عمر پائی جو احمدیت کی برکت کا ثبوت ہے۔ ورنہ ۱۹۲۰ء میں ہی مرحوم پرانے بخار میں مبتلا تھے اور سل کے مرض کا شبہ کیا جاتا تھا۔

مرحوم کا کیا ہی اچھا انجام ہوا کہ خوشی خوشی ذات باری تعالیٰ کی طرف رجوع کر گئے اے اللہ تو ہم عاجزوں کے گناہوں کو بھی معاف فرما اور ہمارا خاتمہ بھی اسی وقت ہو جبکہ تو ہم سے راضی ہو اور ہم تجھ سے راضی ہوں۔

عروسی بود نوبت ماتمت اگر بر نکوئی بود خاتمت

درخواست دعا

میری دادی محترمہ عنایت بیگم صاحبہ بعارضہ بخار اور پیشاب کی بیماری سے قریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور نہایت کمزور ہو چکی ہیں۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار مرزا کلیم احمد دفتر دار الفضل ربوہ)

لیڈر بقیہ ص ۲

جب اس نے کہا نہیں تو اس نے کہا بس میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نبیوں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے ان سے لڑائیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ لالچوں کے مارے بھی لوگ ان سے الگ ہو سکتے ہیں لیکن وہ ایسی سچائی پیش کرتے ہیں کہ انسان اس سچائی سے نفرت نہیں کر سکتا جس نے ایک دفعہ مانا وہ جہاں جائے اس عقیدہ کو وہ چھوڑ نہیں سکتا ہرقل کا یہ سوال بتاتا ہے کہ وہ جانتا تھا کہ سچے نبی کے ساتھ یہ تین چیزیں ہوتی ہیں نقل صحیح عقل صحیح اور جذبات صحیح۔ جب یہ تین چیزیں ہوں تو ایمان میں تزلزل نہیں آ سکتا۔ اس لئے وہ جب بھی مرتد ہوگا عقیدہ سے نہیں ہوگا۔ یہی چیز ہے جس کو قرآن کریم میں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتا ہے کہ ان کافروں سے کہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم میں سے لوگ ہم میں آرہے ہیں اور کوئی کوئی ہمارا بھی تم میں چلا جاتا ہے لیکن تم یہ تو سوچو کہ ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی (یوسف ع ۱۲) فرق یہ ہے کہ کوئی شخص میرے عقیدہ کو جھوٹا سمجھ کر تم میں نہیں جاتا لالچ سے جاتا ہے ڈر سے جاتا ہے مصیبتوں سے خوف کھا کر جاتا ہے قوم کی خوشنودی کیلئے جاتا ہے اور جو میرے پاس آتا ہے وہ کسی لالچ سے نہیں آتا۔ کسی فریب سے نہیں آتا بلکہ میرے عقیدہ کو سچا سمجھ کر میرے پاس آتا ہے یہ فرق ہے جو پایا جاتا ہے اب دیکھو یہ کتنا سیدھا سادہ اور واضح اصول مقرر ہو گیا۔ ہم ایک عیسائی کے سامنے بھی اسے ثابت کر سکتے ہیں ایک یہودی کے سامنے بھی اسے ثابت کر سکتے ہیں۔"

احمدیت کے اصولوں کو پرکھنے کے لئے یہ اصول ہے جس کو ہم دوسروں کے سامنے رکھکر احمدیت کے عقائد کی حقانیت ثابت کر سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریر میں ایسا ہی کیا ہے اور ہمارے مبلغین کے سامنے وہ لائحہ رکھ دیا ہے جس سے وہ رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ خود اخبار الفضل خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

باموقع قابل فروخت مکان

اخبار الفضل مورخہ ۲۸/۲/۶۲ میں ناظم جائیداد کی طرف سے محلہ دارالرحمت شرقی والے مکان کی فروخت کے متعلق ایک اعلان شائع ہوا تھا اس میں مزید پیشکش کی اطلاع دینے کی میعاد دو ہفتہ مقرر کی گئی تھی۔ بذریعہ اعلان ہذا اب میعاد میں توسیع کر کے تاریخ فیصلہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء مقرر کی جاتی ہے تاکہ مشاورت پر تشریف لانے والے خرید کے خواہشمند احباب بھی مکان کو موقع پر دیکھ کر خرید کے متعلق فیصلہ کر سکیں۔

صلاح الدین احمد
ناظم جائیداد

بیرون پاکستان کے خریداران الفضل کی خدمت میں
ضروری گذارش

اخبار الفضل کے بیرون پاکستان کے معزز خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے چندے خود ہی وقت پر دفتر ہذا میں بھجوایا کریں۔ کیونکہ پاکستان سے باہر دفتر ہذا وی پی نہیں بھجوا سکتا۔ اس وقت یہ صورت ہے کہ بعض ایسے احباب بھی ہیں جن کے ذمہ سال سال کا بقایا ہو چکا ہے اور دفتر کی طرف سے ان کی خدمت میں متعدد مرتبہ یاد دہانی بھی کرائی جا چکی ہے۔ مگر فی الحال ان کی طرف سے قیمت وصول نہیں ہوئی اصولاً تو ایسے احباب کا پرچہ قیمت ختم ہونے پر بند ہو جانا چاہیئے۔ لیکن چونکہ ایسے احباب اپنے مرکز سے بہت دور ہیں۔ اس لئے ان کا پرچہ بند نہیں کیا جاتا۔

لہذا ایسے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے اس دینی آرگن کے مفاد کا خیال رکھیں اور اپنا چندہ اخبار جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

ادائیگی چندہ جات وقف جدید سال پنجم

مندرجہ ذیل مخلصین کی طرف سے چندہ سال رواں وصول ہو چکا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں اور بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

مکرم محمد اشرف صاحب واہ کینٹ ۷-۰۰
جماعت احمدیہ کراچی شہر ۲۱۱-۹۰
ایس ایم خالد صاحب سیکرٹری مال
گڑھی شاہو لاہور (بلا تفصیل) ۵۹-۲۵
چوہدری رشید احمد صاحب
سلطان پورہ۔ لاہور ۶-۶۲
چوہدری فتح محمد صاحب سنت نگر لاہور ۱۵-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 ۶-۷۵
والدہ صاحبہ 〃 ۶-۷۵
بچگان 〃 ۶-۷۵
چوہدری سلیم احمد صاحب 〃 ۷-۰۰
چوہدری محمد حمید خان صاحب 〃 ۷-۰۰
محمد ابراہیم صاحب مالی 〃 ۶-۳۷
محمد شفیع قاسم صاحب پاندہ 〃 ۶-۵۰
اہلیہ صاحبہ 〃 ۶-۵۰
عبد الغفور صاحب 〃 ۶-۰۰
میاں محمد اقبال صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۱۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ و بچگان میاں محمد صدیق
صاحب۔ لاہور ۶-۵۰
میاں بشیر احمد صاحب امرتسری 〃 ۹-۰۰
حمیدہ بیگم صاحبہ بھاٹی گیٹ لاہور ۷-۰۰
منصور احمد صاحب 〃 ۷-۰۰
مستری نذیر احمد صاحب 〃 ۷-۵۰
حکیم حنیف احمد صاحب 〃 ۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ مستری نذیر احمد صاحب 〃 ۷-۰۰
مسعود احمد صاحب 〃 ۶-۰۰
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الحمید صاحب 〃 ۶-۰۰
میاں محمد صدیق صاحب شاکر
بھاٹی گیٹ لاہور ۸-۵۰
عبد المجید صاحب 〃 ۶-۵۰
میاں محمد شریف صاحب کارپنٹر 〃 ۷-۲۵
اہلیہ صاحبہ و بچگان 〃 ۶-۲۵
میاں غلام نبی صاحب 〃 ۷-۰۰
میاں معراج الدین صاحب 〃 ۹-۰۰
بشیر احمد صاحب باغبانپورہ لاہور ۲۰-۰۰
میاں چراغ الدین صاحب صدر حلقہ
سنت پورہ۔ لاہور ۶-۶۳
رشید فوزی صاحب سوبرجی 〃 ۶-۰۰
سلطانہ حسین صاحبہ
کیپٹل کالونی لاہور ۶-۵۰
انوری بیگم صاحبہ مرحومہ 〃 ۶-۵۰
چوہدری پیر بخش صاحب ماڈل کالونی ضلع لاہور ۶-۰۰
چوہدری غلام رسول صاحب 〃 ۶-۰۰
مشتاق احمد صاحب سیکرٹری مال 〃 ۶-۰۰
عبد اللطیف صاحب ولد چوہدری
غلام رسول صاحب 〃 ۶-۰۰

سید سرور احمد صاحب شاہ مسکین
ضلع شیخوپورہ ۶-۰۰
مرزا محمد صادق صاحب محلہ
دار البرکات۔ ربوہ ۶-۰۰
ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام سکول گھٹیالیاں
از طلباء جماعت ششم تا دہم ۳۴-۵۰
صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر دار الصدر غربی ربوہ
منجانب طاہرہ صاحبہ ۶-۰۰
〃 سعید صاحب ۶-۰۰
ماسٹر عبد الرحمن صاحب بنگالی ربوہ ۸-۰۰
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب بمعہ اہل و عیال ۱۴-۰۰
قاضی عبد الرحمن صاحب دفتر وصیت ربوہ ۶-۰۰
مولوی محمد حسین صاحب محلہ دار الصدر ربوہ ۷-۰۰
نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ محمود آباد فارم
سندھ سال نمبر ۴ ۶-۲۵
〃 〃 سال نمبر ۵ ۱۲-۱۲
محمد رفیق صاحب دکاندار لودھراں
ضلع ملتان ۶-۲۵
پیر محمد عبد اللہ صاحب کوٹلی ضلع گجرات ۶-۰۰
پیر بشیر عالم صاحب 〃 〃 ۶-۰۰
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب سنجر چانگ سندھ ۷-۰۰
ڈاکٹر مزمل حسین صاحب 〃 〃 ۱۰-۰۰
اعجاز احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۹-۰۰
شیخ عبد الرشید معہ اہل و عیال
شکارپور سندھ ۱۰-۰۰
حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر ۴۰-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 آمنہ بیگم صاحبہ 〃 ۸-۰۰
فضل احمد صاحب 〃 ۸-۰۰
میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم والد
حاجی محمد یعقوب سیالکوٹ شہر ۸-۰۰
والدہ صاحبہ مرحومہ حاجی محمد یعقوب صاحب 〃 ۸-۰۰
محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم برادر 〃 〃 ۸-۰۰
مرزا اعجاز احمد صاحب بیگ سیالکوٹ ۶-۰۰
عبد المجید صاحب صراف 〃 〃 ۶-۰۰ / ۹-۵۰
خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ
شہر سیالکوٹ ۱۴-۰۰
امتیاز احمد صاحب پسر 〃 〃 ۱۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ خواجہ سرفراز صاحب
ایڈووکیٹ 〃 〃 ۱۲-۰۰
خان بہادر نعمت خان صاحب
چک ۲۳۰ R.B ضلع لائلپور ۸-۵۰

ادائیگی زکوٰۃ اموال بڑھاتی ہے
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (پانچ روپے سے کم ادائیگی کرنے والوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔)

۳۶۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ہنڈووال ضلع راولپنڈی ۲۸-۰۰
۳۷۔ لجنہ اماء اللہ جہان 〃 ۹-۰۰
۳۸۔ مکرم محمد اکرام احمد صاحب قریشی مزنگ لاہور ۵-۰۰
۳۹۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی برکت علی صاحب جڑانوالہ ضلع لائلپور ۵-۰۰
۴۰۔ مکرم اے۔ کے خان صاحب چٹاگانگ مشرقی پاکستان ۱۵-۰۰
۴۱۔ احباب احمدیہ دھرم پورہ لاہور بذریعہ مکرم لطف الرحمن صاحب ۱۰-۲۵
۴۲۔ مکرم بابو محمد شفیع صاحب سول لائن لاہور ۱۸-۰۰
۴۳۔ مکرم بابو رشید احمد صاحب 〃 〃 ۱۰-۰۰
۴۴۔ مکرم محمد ارشد صاحب چک ۳۷ پنڈی دالہ ضلع شیخوپورہ ۵-۰۰
۴۵۔ احباب جماعت احمدیہ جہلم شہر بذریعہ مکرم عبد الرحیم صاحب ۲۱-۷۵
۴۶۔ 〃 〃 مظفر گڑھ بذریعہ مکرم غلام احمد صاحب ۵-۰۰
۴۷۔ مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب گوجرانوالہ شہر ۲۰-۰۰
۴۸۔ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب 〃 〃 ۱۰-۰۰
۴۹۔ 〃 محمد عبد اللطیف صاحب 〃 〃 ۱۰-۰۰
۵۰۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب آف کراچی 〃 ۴-۰۰
۵۱۔ مکرم میاں محمد شریف صاحب 〃 ۵-۰۰
۵۲۔ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمن صاحب ۹۵-۵۰
۵۳۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب دوکاندار بوریوالہ ضلع گوجرانوالہ ۵-۰۰
۵۴۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ملکوال ضلع گجرات ۵-۰۰
۵۵۔ مکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۵-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

وعدہ جات وقف جدید۔ جماعتوں کی فوری توجہ کی ضرورت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام تمام جماعتوں کے نام بھجوایا جا چکا ہے تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں جن جماعتوں نے ابھی تک وعدہ جات نہ بھجوائے ہوں وہ وعدہ جات بھجوا دیں۔ سال کو شروع ہوئے تین ماہ ختم ہو رہے ہیں۔ اس لئے کوشش کریں کہ وعدہ جات کے ساتھ نقد وصولی ہو جائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

عدم پتہ موصیان کے بارہ میں ضروری اعلان

۱۔ محمد اکبر صاحب ولد کرم الٰہی صاحب موصی ۱۳۲۷۲ سابق سکونت سلیم پور ضلع سیالکوٹ حال پی ایم این۔ اے ٹیلر شاپ منوڑہ کراچی

۲۔ بشیر احمد ولد عزیز خان قوم پٹھان موصی ۱۴۱۱۴ بمقام سانگھڑ سندھ

۳۔ مولوی محمد شریف صاحب فاضل موضع شام پور ضلع گجرات حال واکر دیہات سدھار ضلع جہلم

15199

قارئین الفضل مہربانی فرما کر ان کے موجودہ ایڈریس سے واقف ہوں تو دفتر مقبرہ بہشتی میں اطلاع فرما کر ممنون فرمادیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مکرم جلال خانصاحب مرحوم کابلی کے ورثاء کا پتہ مطلوب ہے

مکرم جلال خانصاحب موصی ۴۶۱۴ ولد عمر الدین خانصاحب کابلی جو تقسیم ہندوستان سے قبل دہلی رہتے تھے اور تقسیم کے بعد پاکستان آگئے اور ۱۹۵۲ء میں وفات پا گئے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ورثاء میں سے کسی کا علم ہو تو ان کے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں یا اگر خانصاحب مرحوم کے کوئی عزیز اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ پیدا کریں۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو معہ ضروری تفصیل کے آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۳۲۹۸: میں دُلہن بی بی زوجہ محرم خانصاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۶۱ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) زرعی زمین چار بگہ قیمتی اندازاً ۔/۲۰۰۰ روپے
(۲) ہار طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۔/۱۴۰ ”
(۳) رہائشی مکان جس کا رقبہ ۷ ڈسمل ۔/۱۰۰ ”
(۴) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۵۰

مکان کا حدود اربعہ مندرجہ ذیل ہے:
مشرق لچھمن بہیرہ۔ مغرب گنائی بہیرہ۔ جنوب سرکاری دستہ۔ شمال کنڈوری پرسٹھی۔

اس کے علاوہ اور میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی مزید جائداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ یا اگر بوقت وفات اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے صرف زرعی زمین کی پیداوار ہے جس کا دسواں حصہ ہر سال ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کسی وقت کوئی آمد ہوگی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں جائداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق دے۔

الامۃ:۔ دُلہن بی بی۔
دستخط موصیہ کا شوہر (محرم خان) بزبان اڑیہ۔

گواہ شد:۔ انیس الرحمٰن خان احمدی کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ ۱۶/۸/۶۱
گواہ شد:۔ چوہدری بھیکن خان احمدی کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع اڑیسہ ۱۶/۸/۶۱

نمبر ۱۳۳۰۵: میں عبد الغنی ولد حسن محمد صاحب قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۶۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ مجھکو بذریعہ تجارت ماہانہ ۔/۱۰۰ مبلغ ایک سو روپیہ آمد ہورہی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز اگر اس کے بعد میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمدنی میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ترکہ ثابت ہو اس جائیداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۲ جولائی ۱۹۶۱ء

العبد:۔ دستخط محمد عبد الغنی ساکن چنتہ کنٹہ خورد
گواہ شد:۔ محمد عبد المنان احمدی ساکن چنتہ کنٹہ
گواہ شد:۔ حسن محمد سکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ خورد

نمبر ۱۳۳۱۰: میں سیدہ میرالنساء زوجہ محمد ابراہیم خاں قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مشیرآباد ڈاکخانہ مشیرآباد ضلع آندھرا پردیش صوبہ حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں:۔

مہر بذمہ خاوند	Rs 1100
نکلس دو تولہ قیمتی	۳۰۰
نکلس ۱/۲ ۱ تولہ	۱۸۰
ایرن ۱/۲ تولہ سے زائد	۱۰۰
ایرن ۱/۲ تولہ قیمتی	۷۵
انگوٹھی ۱/۴ ”	۳۵
انگوٹھی ۱/۴ ”	۳۵
لاکٹ ۱/۲ ”	۸۰
	۱۹۸۰

موصی نمبر ۱۳۲۵۰
ZAMISTANPUR
P.O.

اگر اس کے علاوہ بوقت وفات میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ سیدہ میرالنساء
گواہ شد:۔ محمد صادق قائد خدام الاحمدیہ حیدرآباد آستانہ ذوقی شاہ گنج حیدرآباد

گواہ شد:۔ غلام قادر مشرق نائب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد میسور ممتاز اگربتی ورکس سبھاش روڈ سکندرآباد
علی محمد اے الٰہ دین ایم۔ اے آنریری اللہ دین بلڈنگ سکندرآباد سکرٹری الوصیت

میرے ذمہ ۔/۱۱۰۰ روپے مہر قابل ادا ہیں۔ دستخط محمد ابراہیم خاں موصی ۱۳۲۵۰

نمبر ۱۳۳۱۱: میں سلیمہ اختر زوجہ چوہدری عبد السلام صاحب درویش پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر ۶۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حسب ذیل ہے
(۱) حق مہر آٹھ سو روپیہ جو بذمہ خاوند ہے
(۲) زیورات مندرجہ ذیل ہیں ۱ کانٹے طلائی وزنی قریباً ایک تولہ جس کی قیمت موجودہ ریٹ کے حساب سے ۔/۱۲۰ روپیہ ہے۔ یعنی میری کل جائیداد مالیتی ۔/۹۲۰ روپیہ ہے (نو سو بیس روپیہ)

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتی ہوں۔ نیز وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد ماہوار نہیں ہے۔ اگر میں آئندہ کوئی آمد پیدا کروں گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ سلیمہ اختر موصیہ ۱۱-۹-۶۱
گواہ شد:۔ عبد السلام درویش خاوند موصیہ قادیان پنجاب ۱۱-۹-۶۱
گواہ شد:۔ فیض احمد گجراتی درویش قادیان ۱۱-۹-۶۱

نمبر ۱۳۳۱۵: میں محمد عمر ولد ابراہیم کٹی قوم موپلہ پیشہ مدرس مدرسہ احمدیہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کیرالہ حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۶۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے

جو اس وقت ۔/۸۵ روپے روپیہ ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم

العبد محمد عمر مالاباری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ ۳۱/۱۲/۶۱
C/o Sathyadootan office Cannanore city Kerala State INDIA.

گواہ شد:۔ فیض احمد گجراتی درویش موصی نمبر ۱۰۸۰۶ ۳۱/۱۲/۶۱
گواہ شد:۔ محمد احمد خان درویش قادیان موصی نمبر ۱۲۳۰۶ ۳۱/۱۲/۶۱

قائدین اضلاع کی اطلاع کیلئے

جنوری ۶۲ء میں مجالس کی طرف سے جو ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ان کی روشنی میں ہر ضلع کی مجالس کا گوشوارہ تیار کرکے متعلقہ قائدین اضلاع کی خدمت میں بھجوایا جارہا ہے۔ اگر کسی کو نہ ملے تو اطلاع ملتے ہی دوبارہ ارسال کردیا جائیگا۔

براہ مہربانی! ماہانہ رپورٹوں کی ترسیل کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اس سال کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہیں رہنی چاہیئے جس کی طرف سے رپورٹ ملنی شروع نہ ہو جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی دادی محترمہ عنایت بیگم صاحبہ والدہ مرزا نذیر علی صاحب قادیانی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیات میں سے ہیں۔ تقریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں خاکسار تقریباً دو ماہ سے اور بائیں ٹانگ میں جوڑوں کی دردوں اور اعصابی تکلیف سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (مرزا احمد ...

مقصد زندگی۔ و۔ احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر۔ مفت
عبد اللہ الٰہ دین سکندرآباد۔ دکن

مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روئداد (بقیہ صفحہ اول)

کہ دعا کرتے وقت ہم یہ دعائیں بھی پڑھیں اور حضور ایدہ اللہ کی شفایابی کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد کامل صحت دے تاکہ حضور پہلے ہی کی طرح مشاورت میں تشریف لاکر ہمیں اپنی قیمتی ہدایات اور ارشادات سے نوازا کریں۔

ان قیمتی ارشادات کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان اور دیگر احباب شریک ہوئے اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح عمل میں آیا۔

کارروائی کا آغاز

بعد ازاں افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کی۔ ازاں بعد سیکرٹری مشاورت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے ایجنڈا پڑھ کر سنایا جو نظارت علیا نظارت بیت المال و بہشتی مقبرہ۔ نظارت اصلاح و ارشاد۔ نظارت تعلیم۔ نظارت امور عامہ نیز وکالتِ مال اور وکالتِ تعلیم تحریک جدید سے متعلق تجاویز پر مشتمل تھا۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

بعدہٗ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے اب چار سب کمیٹیاں مقرر کی جائیں گی۔ پہلی سب کمیٹی جو نظارت علیا اور نظارت تعلیم کی تجاویز پر غور کرے گی ۱۷ ممبران پر مشتمل ہوگی۔ دوسری سب کمیٹی نظارت بیت المال اور مقبرہ بہشتی سے متعلق تجاویز پر غور کرے گی اور اس کے اراکین کی تعداد ۳۳ ہوگی۔ تیسری سب کمیٹی میں نظارت اصلاح و ارشاد اور نظارت امور عامہ کی تجاویز زیر غور آئیں گی اور اس کے سترہ اراکین ہوں گے۔ چوتھی سب کمیٹی تحریک جدید کے بجٹ اور وکالتِ تعلیم کی تجاویز کو زیر غور لاکر رپورٹ پیش کرے گی اور یہ ۲۶ اراکین پر مشتمل ہوگی

اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے باری باری ان سب کمیٹیوں کے لئے نام پیش کرنے کی ہدایت فرمائی اسی ضمن میں آپ نے فرمایا اوّل تو دوست نام تجویز کرتے وقت کام کی نوعیت کے لحاظ سے صلاحیت کو مدنظر رکھیں دوسرے علی الخصوص سب کمیٹی بیت المال میں جو صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر بھی غور کرے گی چندہ دینے والوں کے مختلف طبقات یعنی کاشتکار، صنّاع، تاجر اور ملازم پیشہ احباب کی نمائندگی کو ملحوظ رکھا جائے تاکہ ہر طبقے کے مشورہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

چنانچہ نمائندگان نے علی الترتیب چاروں سب کمیٹیوں کے لئے ممبروں کے نام تجویز کئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے سب کمیٹی نظارت علیا و نظارت تعلیم جو ۱۷ ممبران پر مشتمل تھی کا صدر مکرم شیخ محمود الحسن صاحب مشرقی پاکستان کو اور سیکرٹری حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کو مقرر فرمایا۔ چونکہ مکرم شیخ محمود الحسن صاحب اُس وقت تک ربوہ نہ پہنچے تھے اور ان کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ وہ شام تک پہنچ جائیں گے۔ اس لئے حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ اگر شام تک وہ نہ پہنچ سکیں تو پھر سب کمیٹی کا اجلاس مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی صدارت میں منعقد ہوگا اسی طرح سب کمیٹی بیت المال جو ۳۳ ممبران پر مشتمل تھی کے صدر مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا اور سیکرٹری مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال مقرر ہوئے اور سب کمیٹی اصلاح وارشاد و امور عامہ کے لئے جو ۱۷ ارکان پر مشتمل تھی بطور صدر مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور اور بطور سیکرٹری مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد کا تقرر عمل میں آیا۔ نیز سب کمیٹی تحریک جدید جو ۲۶ ارکان پر مشتمل تھی کے صدر مکرم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ اور مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید مقرر ہوئے۔

سب کمیٹیوں کے صدر اور سیکرٹریان کا تقرر فرمانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا میں سب کمیٹیوں کے ممبران سے عرض کروں گا کہ مشاورت کے اراکین کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے بالخصوص حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کی وجہ سے ان کی ذمہ داری اور بھی بڑھ گئی ہے نمائندگان کو چاہیئے کہ وہ خلوص نیت اور تقویٰ و خشیت کے تحت ایسی تجاویز پیش کریں کہ جن کے نتیجہ میں احمدیت کا بول بالا ہو اور جماعت میں استحکام پیدا ہو۔ سب کمیٹیوں کے ممبران اور مجلس شوریٰ کے دیگر اراکین پوری محنت اور دیانتداری سے اپنے فرائض کو ادا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ سب کمیٹیاں اسی رُوح کے ماتحت کام کریں گی ۔۔۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی زیر ہدایت سب کمیٹیوں کے سیکرٹری صاحبان نے کمیٹیوں کے اجلاسوں کے وقت اور مقام کے متعلق اعلان کیا۔ بعدہٗ حضرت میاں صاحب نے روحانی خزائن کی دسویں جلد جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور "ہماری تعلیم" کے زیر عنوان "کشتی نوح" کے خلاصہ کے بارہ میں جسے اخوان الاحمدیہ لاہور نے بلاک میں شائع کیا ہے تحریک فرمائی کہ احباب انہیں خرید کر زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔

اِس کے بعد آپ نے افتتاحی اجلاس کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس مشاورت کا اجلاس کل مورخہ ۲۴ر مارچ کو ۸ بجے صبح شروع ہوگا۔

(مجلس مشاورت کے دیگر اجلاسوں کی روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)+

الفرقان کا ایک خاص نمبر

مسئلہ ختمِ نبوّت پر مفصّل بحث

مولانا مودودی صاحب نے گزشتہ دنوں "ختم نبوت" کے عنوان سے جماعتِ احمدیہ کے خلاف غلط باتیں پیش کرکے ایک طویل ٹریکٹ بکثرت شائع کیا ہے اس کا مفصّل جواب رسالہ الفرقان کے خاص نمبر میں شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۱ر اپریل ۶۲ء کو شائع ہوگا جو خریداران کو اسی تاریخ کو پوسٹ ہو جائے گا اس سے پہلے رسالہ کے خریدار بننے والوں کو بھی سالانہ چندہ میں بھیجا جائے گا۔ یوں اس خاص نمبر کی قیمت اس کے حجم اور صفحات کے لحاظ سے ایک روپیہ فی نسخہ ہوگی زائد نمبر صرف وہی دوست حاصل کر سکیں گے جو ۲ر اپریل سے پہلے پہلے اطلاع فرما دیں گے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر رسالہ الفرقان ربوہ)

نورکاجل کی شہرت اور قبولیّت

نورکاجل استعمال کیا بینائی واپس لوٹ آئی

محترم ڈاکٹر پیرزادہ ابن علی سانگھڑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے زیر علاج مریض کا چہرہ جھلس جانے سے آنکھوں میں نقص پڑ گیا تھا بینائی کم ہو گئی تھی۔ نور کاجل استعمال کروایا گیا بینائی واپس لوٹ آئی خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجرِ عظیم دے ......

نور کاجل آنکھوں کی صحت خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر ہے بچوں اور عورتوں کے لئے نعمت ہے۔

فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار۔ ربوہ

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید دواء

تریاقِ معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید، زود اثر اور کامیاب دواء ہے۔ کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کرکے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھیے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ صرف۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

تین نہایت ہی اہم دوائیں

(۱) اکسیر اپھارہ (برائے اپھارہ جانوراں) آج کل شفتل اور برسیم وغیرہ کی وجہ سے جانوروں کے مہلک مرض اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے۔ اس دواء کے ایک پیکٹ سے یہ اپھارہ غائب ہو جاتا ہے۔ غیر مفید ثابت ہونے کی صورت میں قیمت واپس کر دینے کی رعایت۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے۔

(۲) "بے بی ٹانک" بچوں کی کمزوری، سوکھے پن، دستوں اور دانت نکلنے کے زمانے کی میٹھی اور خوش ذائقہ دواء۔ فی شیشی تین روپے ۳/-

(۳) "کیورٹو" تقریباً ہر نئی اور شدید مرض کا فوری مگر شافی علاج فی ڈرام ۵۰/- فی اونس (۸ ڈرام) ۲/۵۰

تفصیلات کے لئے رسالہ مفت کارڈ لکھ کر طلب کریں

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ گول بازار میں ہماری ایجنسی بشیر جنرل سٹور

احباب متنبہ رہیں:۔ ایک شخص مہر دین نامی جو مستری کہلاتا ہے اور چک ۲۱۷ ضلع لائلپور کا رہنے والا ہے احمدی جماعتوں میں پھر کر غلط بیانی کرکے لوگوں سے روپے وصول کرتا پھرتا ہے دوست اس سے متنبہ رہیں اور اسکی بات کا یقین نہ کریں بہانہ سازی کرکے روپے وصول کرتا ہے۔ (سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ لائلپور)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس اکیس ۲۱ روپے